سیرۃ نبوی ﷺ
قرآن حکیم کی روشنی میں

محمد رفیق چودھری

تعارف اور ابتدائی زندگی

آپ کا اسمِ گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے[1]۔ آپ اللہ کے بندے ہیں[2]، اس کے رسول[3] اور آخری نبی ہیں[4]۔ عرب کے شہر مکہ میں آپ کی ولادت ہوئی[5]۔ آپ کی ولادت سے قبل ہی آپ کے والد ماجد دنیا سے رخصت ہو چکے تھے[6]۔ آپ عربی النسل تھے، اور مادری زبان عربی تھی[7]۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت اسمٰعیل اور حضرت ابراہیم علیہما السلام سے جا ملتا ہے[8]۔ آپ اُمی تھے اس لئے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے[9]۔ ابتدائی دور بڑی تنگدستی میں گزرا۔ اگرچہ بعد میں خوشحالی بھی آئی[10]۔

بعثت

حضورؐ جوان ہوئے تو ہدایت کے متلاشی تھے[11]۔ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور آپؐ پر ہیبرے نزول کا آغاز ہوا[12]۔

---

[1] آلِ عمران ۱۴۴، الاحزاب ۴۰، محمد ۲، الفتح ۲۹ [2] بنی اسرائیل ۱، الکہف ۱، الحدید ۹، الجن ۱۹، النجم ۱۰ - (۳) آلِ عمران ۱۶۴، المائدہ ۶۷، الاحزاب ۲۱، ۴۰، الفتح ۲۹، الحشر ۷ - [4] الاحزاب ۴۰
[5] البلد ۲، ابراہیم ۳۵، آل عمران ۹۶، التین ۳، الشوریٰ ۷ [6] الضحیٰ ۶ - [7] الدخان ۵۸، الجمعہ ۲، الاعراف ۱۵۷، ۱۵۸، مریم ۹۷، الشوریٰ ۷ [8] البقرہ ۱۲۸، ۱۲۹ [9] الاعراف ۱۵۷، ۱۵۸، الجمعہ ۲، العنکبوت ۴۸ - [10] الضحیٰ ۸ - [11] الضحیٰ ۷، [12] الشوریٰ ۷، الفرقان ۱، الانعام ۹۲، یونس ۲، بنی اسرائیل ۱۰۵ -

ابتدا میں آپؐ نے میرے حفظ کے لئے ذرا عجلت سے کام لیا مگر اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور میرے محفوظ ہو جانے کے بارے میں پورا اطمینان دلا دیا[13]۔ آپؐ کی آمد اور نبوّت کے بارے میں تورات و انجیل اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی بشارت کی صورت میں پہلے سے پیشگوئیاں موجود تھیں[14]۔ آپؐ کی بعثت سلسلۂ نبوّت کے ایک طویل عرصۂ تعطّل کے بعد ظہور میں آئی[15]۔

فرائض اللہ تعالےٰ کے رسول ہونے کی حیثیت سے آپؐ کی ذمہ داریاں یہ تھیں:

۲ - اہلِ ایمان کا تزکیۂ نفس کرنا[16]

۱ - لوگوں کو اللہ کی آیات پڑھ کر سُنانا[17]

۳ - ان کو اللہ کی کتاب سکھانا اور اس کے احکام سمجھانا[18]۔

۴ - اُن کو حکمت و بصیرت سے آگاہ کرنا[19]

۵ - میری تشریح و تفسیر کرنا[20]

۶ - انسانی زندگی کی رہنمائی کے لئے ایک عملی اور مثالی نمونہ پیش کرنا[21]۔

۷ - اصلِ دین کے بارے میں ان تمام اختلافات کی حقیقت واضح کرنا جو پہلے انبیاء کرام کی اُمّتوں کے درمیان پیدا ہو گئے تھے اور اس سلسلے میں تمام آمیزشوں کو الگ کرنا، اُلجھنوں کو دور کرنا، گمراہی کے پردوں کو ہٹانا اور راہِ ہدایت کو اُجالنا[22]

---

[13] طٰہٰ ۱۱۴، القیامہ ۱۶ تا ۱۹ - ([14]) الاعراف ۱۵۷، الصف ۶، البقرہ ۱۲۹، ۱۵۱، آل عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲ - ([15]) المائدہ ۱۹) ([16]) آل عمران ۱۶۴، البقرہ ۱۵۱، الجمعہ ۲، النمل ۹۲، الطلاق ۱۱، ([17]) آل عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲، البقرہ ۱۵۱، ([18]) آل عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲، البقرہ ۱۵۱ ([19]) آل عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲، البقرہ ۱۵۱ - ([20]) النحل ۴۴، ۶۴، آل عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲، البقرہ ۱۵۱ - ([21]) الاحزاب ۲۱، الحشر ۷ - ([22]) المائدہ ۱۵، ۱۶، النحل ۶۳، ۶۴ -

۸ - دنیا میں حق کا فکری اور عملی گواہ بن کر رہنا[23]

۹ - لوگوں کو غیر اللہ کی پابندیوں سے آزاد کرانا، اُن کو غلط رسم و رواج کی بوجھل زنجیروں سے نجات دلانا، حلال و حرام کی ٹھیک ٹھیک حد بندی کرنا[24]

۱۰ - لوگوں کو نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا۔[25]

۱۱ - اللہ کے دین کو انسانی زندگی کے ہر گوشے میں جاری و ساری اور غالب کر دینا[26]

نبوّت کے دلائل

آپؐ کی نبوّت کے چند دلائل یہ ہیں:

۱ - آپؐ کی نبوّت کی سب سے بڑی دلیل (معجزہ) ہیں خود ہُوں[27]۔ میری مثل کوئی کلام پیش نہیں کیا جا سکتا[28]

۲ - آپؐ کوئی نئے نبی نہیں تھے[29] بلکہ پہلے تمام انبیاءِ کرام کی تصدیق کرتے تھے[30]

۳ - آپؐ اُمّی تھے اور کسی سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا تھا۔ عمر کا ایک بڑا حصّہ گزارنے کے بعد آپؐ نے یکایک عظیم الشّان علم و حکمت کا درس دینا شروع کر دیا[31]

۴ - لوگ آپؐ کو پہلے سے صادق اور امین کی حیثیت سے جانتے تھے[32]

دعوت و تبلیغ

منصبِ نبوّت پر فائز ہونے کے فوراً بعد آپؐ نے لوگوں کو دعوتِ حق دینے کا آغاز کر دیا[33] ابتدا میں آپؐ نے اپنے

---

[23] البقرہ ۱۴۳، النساء ۴۱، النحل ۸۹، الحج ۷۸ - [24] الاعراف ۱۵۷ - [25] الاعراف ۱۵۷،
[26] التوبہ ۳۳، الفتح ۲۸، الصف ۹ - [27] العنکبوت ۵۰، ۵۱، بنی اسرائیل ۸۸، ۱۰۵، البقرہ ۲۳،
ہود ۱۳، ۱۴ - [28] البقرہ ۲۳، یونس ۳۸، ہود ۱۳، الطور ۳۴ [29] الاحقاف ۹، النساء ۱۶۳
النحل ۳۶، النجم ۵۶، الشوریٰ ۱۳ - [30] البقرہ ۱۰۱، آلِ عمران ۸۱، الصف ۶ - [31] الاعراف
۱۵۷، ۱۵۸، العنکبوت ۴۸، الجمعہ ۲ [32] الاحزاب ۲۲، یٰسٓ ۵۲، آل عمران ۱۶۱ -
[33] الشعراء ۲۱۴، الفرقان ۱، الانعام ۹۲، یونس ۲، بنی اسرائیل ۱۰۵

خاندان — بنو ہاشم — کو دعوتِ حق کا پیغام سُنایا[۳۴]۔ دعوت و تبلیغ کا یہ سلسلہ کچھ عرصہ تک خفیہ طور پر جاری رہا۔ پھر اس کے بعد اہلِ مکہ کو علانیہ طور پر پیغامِ حق سنایا[۳۵]۔

کشمکش حق و باطل

آپؐ کی دعوت کے نتیجے میں حق و باطل کی ایک کشمکش برپا ہو گئی۔ کچھ لوگ آپ پر ایمان لے آئے مگر قوم کی اکثریت نے آپ کو جھٹلایا اور اللہ کا رسول ماننے سے انکار کر دیا[۳۶]۔ کفار و مشرکین کے انکار کی اصل وجہ خواہش پرستی تھی۔ وہ اپنی خواہشِ نفس کے خلاف کسی حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے ہرگز آمادہ نہ تھے[۳۷]۔

ابولہب نامی شخص نے آپکی سخت مخالفت کی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ	ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ
وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ	برباد ہوا — نہ اس کا مال اسکے
مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝	کام آیا نہ اس کی کمائی۔ وہ جلد
سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ	بھڑکتی آگ میں پڑے گا اور
لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ط	اس کی وہ بیوی بھی جو ایندھن
حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ	ڈھونے والی ہے جس کے
جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝[۳۸]	گلے میں بٹی ہوئی رسّی پڑی ہوگی۔

مخالفت اور اعتراضات

کفار و مشرکین نے آپؐ کے خلاف مخالفت کا منفی محاذ قائم کر دیا[۳۹]۔ آپؐ کا مذاق اڑایا[۴۰]،

[۳۴] الشعراء ۲۱۴ [۳۵] الحجر ۹۴ [۳۶] الانعام ۶۶، ۵۷، ۳۳، ۳۴، ۱۴۷، آلِ عمران ۱۸۴، العنکبوت ۱۸، فاطر ۴، ۲۵، الفرقان ۴، [۳۷] الانعام ۱۵۱، القصص ۵۰، الروم ۲۹، محمد ۱۶، القمر ۳ - [۳۸] اللہب ۱ تا ۵ - [۳۹] الفرقان ۳۱ - [۴۰] الفرقان ۴۱ الانبیاء ۳۶، الحجر ۹۵، الانعام ۱۰، الصافات ۱۲ تا ۱۴ -

پھبتیاں کسیں[۴۱]، کٹ حجتیاں کیں[۴۲] اور اعتراضات و الزامات کی بوچھاڑ کر دی[۴۳]۔ آپؐ کو جادوگر[۴۴]، شاعر[۴۵]، مجنون[۴۶]، سحرزدہ اور کاہن[۴۸] کہا گیا۔ آپؐ کو سخن ساز ہونے کا الزام[۴۹] دیا۔ ابتر۔ بے اولاد۔ ہونے کا طعنہ دیا[۵۰]۔ اُذن۔ کان کا کچا۔ ——— کہا[۵۱]۔ جوشِ مخالفت میں یہاں تک کہا کہ آپؐ پر اللہ کا کوئی کلام وغیرہ نازل نہیں ہوتا بلکہ یہ سب کچھ ان کا اپنا ایجاد کردہ اور مَن گھڑت[۵۲] ہے۔ میں نے ان سب لغو اعتراضات اور الزامات کے جا بجا جوابات دیئے ہیں[۵۳]۔

کفّارِ مکہ نے آپؐ سے عجیب عجیب غریب معجزے طلب کئے اور کہا کہ "ہم اُس وقت تک آپؐ کی بات نہ مانیں گے جب تک کہ آپ ہمارے لئے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ جاری نہ کر دیں یا آپ کے لئے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو اور آپ اس میں نہریں جاری کر دیں۔ یا جیسا کہ آپکا دعوٰے ہے آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے اوپر گرا دیں۔ یا اللہ اور فرشتوں کو رُو در رُو ہمارے سامنے لے آئیں۔ یا آپ کے لئے سونے کا ایک گھر بن جائے۔ یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور آپکے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہ کریں گے جب تک کہ آپ ہمارے اوپر ایک ایسی تحریر نہ اُتار لائیں جسے ہم پڑھ سکیں[۵۴]"

---

[۴۱] الفرقان ۴۱، الانعام ۲۵، ۵۳، النحل ۲۴، [۴۲] الفرقان ۲۱، یونس ۲۰، طٰہٰ ۱۳۳، ہود ۱۹، [۴۳] آل عمران ۱۸۴، الانعام ۷، ۵، ۱۲۴، فاطر ۴، یونس ۱۸، الحج ۴۲، [۴۴] ص ۴، یونس ۲، الانبیاء ۳، المدثر ۲۴، ہود ۷۔ [۴۵] الانبیاء ۵، الطور ۳۰، الحاقہ ۴۱، یٰسٓ ۶۹۔ [۴۶] الحجر ۶، الطور ۲۹، القلم ۲، ۵۱، التکویر ۲۲، الاعراف ۱۸۴۔ [۴۸] الحاقہ ۴۲، الطور ۲۹ [۴۹] الحاقہ ۴۴۔ [۵۰] الکوثر ۳۔ [۵۱] التوبہ ۶۱۔ [۵۲] النحل ۱۰۱، ہود ۱۳، الفرقان ۴، السجدہ ۳، الاحقاف ۸۔ [۵۳] الاعراف ۱۸۴، یٰسٓ ۶۹، الحاقہ ۴۱، الطور ۲۹، السجدہ ۳۔ [۵۴] بنی اسرائیل ۹۰ تا ۹۳۔ [۵۵] الفرقان ۸، بنی اسرائیل ۴۷

مخالفینِ حق آپ کی دعوت کو سُننے اور سمجھنے کے لئے ہرگز تیار نہ تھے، بلکہ جب آپ اُن کو میری آیات سناتے تو وہ شور وغل مچاتے اور ہنگامہ آرائی کرتے تاکہ اس جذباتی اور ہیجانی فضا میں کسی کو سوچنے سمجھنے اور غور کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔ اس حربے اور شرارت کے ذریعے وہ لوگ اپنے محاذ کو مضبوط بنانا چاہتے تھے[۵۵]

کبھی طنز یہ طور پر آپ سے پُوچھتے کہ "قیامت کب آئے گی[۵۶]؟" کبھی طنزیہ دُعا کے طور پر کہتے کہ "اے اللہ! اگر یہ واقعی حق ہے اور تیری طرف سے ہے تو پھر ہم پر آسمان سے پتھر برسائے۔ یا کوئی اور دردناک عذاب ہم پر لے آ[۵۷]۔ کبھی یہ اعتراض کیا جاتا کہ "اس نبی پر کوئی خزانہ نہیں اُترا[۵۸]" کبھی کہا جاتا" اس کے ساتھ کوئی فرشتہ نظر نہیں آتا[۵۹]" ایک دفعہ کافی عرصہ تک وحیِ الٰہی کا سلسلہ بند رہا تو کفار نے یہ مشہور کر دیا کہ آپ کا رب ناراض ہو گیا ہے اور اُس نے آپ کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے[۶۰]

اس طوفانِ بدتمیزی میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدزبانیوں کے مقابلے میں اعراض فرماتے رہے، اظہارِ حق کا فریضہ ادا کرتے رہے اور بداخلاق لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے رہے[۶۱]۔ آپ کی زبردست خواہش تھی کہ سب لوگ آپ پر ایمان لائیں اور ہدایت پائیں، اس کے لئے آپ کُڑھتے اور غمزدہ ہوتے تھے[۶۲]

میں نے کفار کے پراپیگنڈا کے مقابل میں حضورؐ کی اصل حیثیت کو بے نقاب اور واضح کرنے کے لئے آپ کو بہت سے القابات سے نوازا ہے تاکہ عام

---

[۵۳] اعراف ۱۸۴، یٰسٓ ۶۹، ۱۰ الحاقہ ۴۱، الطور ۲۹، السجدہ ۳۔ [۵۴] بنی اسرائیل ۹۰ تا ۹۳، [۵۵] حٰمٓ السجدہ ۲۶ [۵۶] الاعراف ۱۸۷، الاحزاب ۶۳، النازعات ۴۲ [۵۷] الانفال ۳۲ [۵۸] ہود ۱۲۔ [۵۹] ہود ۱۲ - [۶۰] الضحیٰ ۱ تا ۳ [۶۱] الاعراف ۱۹۹ [۶۲] الکہف ۶، الشعراء ۳، النحل ۱۲۷، النمل ۷، الانعام ۳۳ -

لوگ آپ کے بارے میں صحیح تصور قائم کر سکیں - مَیں نے بیان کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے[63] اُس کے رسول[64] اور نبی ہیں[65]، وہ نذیر[66]، بشیر[67]، احمد[68]، مبشر[69] (خوشخبری دینے والے)، مذکّر[70] (دین کی یاد دہانی کرانے والے)، مُنذِر[71] (خبردار کرنے والے)، داعی الی اللہ[72] (اللہ کی طرف دعوت دینے والے) مُزمّل[73]، مدثر[74]، خاتم النبیینؐ[75] (آخری نبی)، ہادی[76] (راہ ہدایت دکھانے والے) ہیں، رحمۃٌ للعالمینؐ[77] (سارے جہان کے لئے رحمت)، ہدایت کے روشن چراغ، حق کے گواہ[79]، اُمت کے خیر خواہ اور غمگسار ہیں[80] - مسلمانوں کے لئے رؤف[81] (شفقت اور مہربانی فرمانے والے) اور رحیم ہیں[82] -

آپ کی دعوت آہستہ آہستہ پورے عرب کو متأثر کر رہی تھی جس سے اسلام کا محاذ مضبوط ہو رہا تھا اور کفر کی قوت میں کمی آ رہی تھی[83] - مگر اس کے باوصف اہلِ باطل نہایت سرگرم عمل تھے - انہوں نے دعوتِ حق سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لئے فنونِ لطیفہ کا محاذ کھولا، دل بہلاوے اور تفریح کا سامان مہیا کیا، راگ رنگ اور کھیل تماشے کا انتظام کیا اور دلچسپ افسانوی قصوں کا بیان شروع کر دیا[84]-
کفّار نے آپ سے سودے بازی اور سمجھوتے کی کوششیں بھی کیں اور کہا کہ "اس

---

[63] الحدید ۹ - الجن ۱۹، بنی اسرائیل ۱، الکہف ۱، النجم ۱۰، [64] آل عمران ۱۶۴، المائدہ ۶۷، الاحزاب ۲۱، ۴۰، الفتح ۲۹، الحشر، [65] آلِ عمران ۶۸، الاعراف ۱۵۷، ۱۵۸، توبہ ۷۳، الممتحنہ ۱۲، التحریم ۱- [66] الاعراف ۱۸۸، فاطر ۲۴، سبا ۲۸، البقرہ ۱۹، المائدہ ۱۹، [67] الاعراف ۱۸۸، فاطر ۲۴، سبا ۲۸، البقرہ ۱۱۹، المائدہ ۱۹ - [68] الصف ۶ [69] الفرقان ۵۶، الفتح ۹، بنی اسرائیل ۱۰۵، الاحزاب ۴۶ - [70] الغاشیہ ۲۱ [71] الرعد - [72] الاحزاب ۴۶ [73] المزمل ۱ - [74] المدثر ۱- [75] الاحزاب ۴۰ - [76] الشوریٰ ۵۲ - [77] الانبیاء ۱۰۷ [78] الاحزاب ۴۶ - [79] النحل ۸۹- البقرہ ۱۴۳، النساء ۴۱، الحج ۷۸، [80] التوبہ ۱۲۸ [81] التوبہ ۱۲۸ [82] التوبہ ۱۲۸ - [83] الرعد ۴۱ - الانبیاء ۴۴ - [84] لقمان ۶ -

قرآن کے بجائے کوئی دوسرا قرآن لے آیئے یا اسی میں ہمارے حسبِ منشا ترمیم کر لیجئے۔" اس پر اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ "ان لوگوں سے کہہ دیجئے مجھے یہ اختیار نہیں ہے کہ میں اس میں اپنی طرف سے کوئی تبدیلی کروں۔ میں تو بس اُسی وحی کا پیرو ہوں جو میری طرف بھیجی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے روزِ قیامت کے عذاب کا ڈر ہے[۸۵]۔" پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفّار کی ان سوچی بازیوں کے مقابلے میں ثابت قدم رہنے اور ان کی چالوں سے بچنے کی تلقین کی اور اپنی طرف سے حفاظت کا پورا اطمینان دلایا[۸۶]۔

مخالفینِ حق نے حضورؐ کو غیر اللہ کا خوف دلانے کی بھی کوشش کی مگر اللہ تعالےٰ نے ہر حال میں آپؐ کو ثابت قدم رکھا اور ہر صورت میں آپؐ کو تحفظ کا یقین دلایا[۸۷]۔

اہل کتاب ۔ یہود و نصاریٰ ۔ نے بھی آپ کی تکذیب کی اور آپ کے مخالف ہو گئے حالانکہ یہ لوگ آپ کو برحق جانتے تھے[۸۸]۔ ان کے انکار کے وجوہ میں حسد، ضد اور خواہش پرستی شامل تھی[۸۹]۔

اذیّت رسانی کفارِ مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں پر عرصۂ حیات تنگ کرنا شروع کر دیا اور سخت اذیتوں میں مبتلا کیا[۹۰]۔ اہلِ ایمان نہایت کمزور اور بے سرو سامان تھے اور دشمنوں کے نرغے میں گھِرے ہوئے تھے[۹۱]۔

واقعۂ معراج آپ کی زندگی کا ایک اہم واقعہ اِسرا یعنی معراج ہے۔ اس میں اللہ ربّ العالمین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۸۵] یونس ۱۵۔ [۸۶] بنی اسرائیل ۷۴، ۷۵، ہود ۱۱۲، ۱۱۳۔ [۸۷] الزمر ۳۶ [۸۸] البقرہ ۸۹، ۱۰۹، ۱۴۴، ۱۴۶، آل عمران ۸۶، ۹۹، الانعام ۱۱۴، الرعد ۴۳۔ [۸۹] القصص ۵۰، آلِ عمران ۱۹، البقرہ ۹۰، ۱۰۹، النساء ۵۴۔ [۹۰] الاعراف ۱۸۸، التوبہ ۶۱ [۹۱] الانفال ۲۶

کو راتوں رات مسجد حرام سے لے گیا اور مسجد اقصیٰ کی بابرکت فضا کی سیر کرائی۔ اس دوران میں کچھ خاص نشانیوں کا مشاہدہ بھی کرایا[92]۔

ہجرت | کفارِ مکہ نے آپ کو قید کرنے یا جلاوطن یا قتل کر دینے کا منصوبہ بنایا[93]۔ جس کے نتیجے میں حضورؐ کو مکہ سے خفیہ طور پر ہجرت کرنی پڑی[94]۔ ہجرت کے وقت آپؐ کے ایک صحابی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) بھی آپؐ کے ہمراہ تھے۔ کفار آپؐ کے تعاقب میں تھے۔ حضورؐ اپنے ساتھی سمیت ایک غار میں چھپے ہوئے تھے۔ دشمنانِ اسلام اسی غار کے بالکل قریب پہنچ گئے، یہاں تک کہ غار کے اندر بھی ان کی آہٹ برابر سنائی دے رہی تھی۔ اس نازک موقع پر آپ کے ساتھی کچھ گھبرا گئے۔ آپؐ نے ان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا،

"غم نہ کیجئے! اللہ ہمارے ساتھ ہے[95]۔"

اللہ کی تائید و نصرت سے آپ بخیریت یثرب (مدینہ) تشریف لے گئے[96] اور وہاں جاتے ہی آپؐ نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی[97]۔ کچھ عرصہ بعد آپؐ نے مکہ سے آنے والے مہاجرین اور مدینے کے نیک دل انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا[98]۔ مدینہ میں یہود و نصاریٰ کے علاوہ منافقین کا گروہ بھی آپؐ کا سخت مخالف تھا[99]۔ سب نے مل کر حق کو نیچا دکھانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر ان سب کی پھونکوں سے چراغِ حق بجھنے کے بجائے تابندہ تر اور پائندہ تر ہوتا چلا گیا اور اہلِ حق ایک منظم قوت کی شکل میں ابھرتے چلے گئے[100]۔ مکہ میں مسلمان نہایت کمزور اور بے سروسامان تھے، دشمنوں کے نرغے میں تھے۔ مدینے میں

---

[92] بنی اسرائیل ۱۔ [93] الانفال ۳۰۔ [94] بنی اسرائیل ۸۰، التوبہ ۱۳، ۴۰۔ [95] التوبہ ۴۰
[96] بنی اسرائیل ۸۰، التوبہ ۱۰۱۔ [97] التوبہ ۱۰۸ [98] آل عمران ۱۰۳، الانفال ۷۲، ۷۴
[99] التوبہ ۱۰۱، ۶۴، الاحزاب ۱، ۴۸، الانفال ۴۹، المنافقون ۸۔ [100] التوبہ ۳۲۔۳۳، ۱۰۰،
الصف ۸۔۹، الفتح ۲۹۔

آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی تائید و نصرت سے تمکن عطا کیا، طاقتور بنایا اور خوشحال کر دیا[١٠١]

غزوات حضورؐ نے بہت سی لڑائیوں میں بھی حصہ لیا۔ جن میں غزوۂ بدر[١٠٢]، غزوۂ احزاب[١٠٣]، بیعت رضوان[١٠٤] (صلح حدیبیہ)، فتح مکہ[١٠٥] اور غزوۂ حنین[١٠٦] شامل ہیں۔

ازواج و اولاد آپؐ کی کئی بیویاں تھیں[١٠٧] اور اولاد بھی تھی، جن میں بیٹیاں بھی تھیں[١٠٨]۔ مگر آپؐ کا کوئی بیٹا بڑی عمر کو نہیں پہنچا[١٠٩]

وفات آخری عمر میں آپ نے حج کیا اور خطبۂ حج بھی ارشاد فرمایا[١١٠]۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپؐ نے انتقال فرمایا[١١١]

مقام و شخصیت آپؐ انسان تھے[١١٢]، فرشتہ نہیں تھے[١١٣] آپؐ اللہ کے بندے[١١٤]، اس کے رسول[١١٥] اور آخری نبی تھے[١١٦]۔ آپؐ معصوم تھے[١١٧] بشریت کا کامل نمونہ تھے[١١٨] آپؐ میں اُلوہیت کا شائبہ نہ تھا[١١٩] آپؐ اپنی عبادات کرانے کے لئے تشریف نہیں لائے تھے[١٢٠]۔ بلکہ آپؐ نے لوگوں کو یہی دعوت دی کہ وہ خدائے واحد کی عبادت کریں[١٢١]

---

١٠١ الانفال ٢٦ ١٠٢ آلِ عمران ١٢٣ ١٠٣ الاحزاب ٩ تا ٢٥ ١٠٤ الفتح ١٨ ١٠٥ الحدید ١٠، النصر ١۔
١٠٦ التوبہ ٢٥ تا ٢٧ ۔ ١٠٧ الاحزاب ٦، ٢٨، ٥٣، ٥٩، التحریم ١ تا ٥ ۔ ١٠٨ الاحزاب ٥٩،
الرعد ٣٨ ۔ ١٠٩ الاحزاب ٤٠ ١١٠ التوبہ ٣ ١١١ الزمر ٣٠، آل عمران ١٤٤، الحجر ٩٩، ١١٢
التوبہ ١٢٨، الکہف ١١٠، الفرقان ٧، بنی اسرائیل ٩٣،١٠، الانبیاء ٧، ٨ ۔ ١١٣ الانعام ٥٠
١١٤ الحدید ٩، الجن ١٩، بنی اسرائیل ١، الکہف ١، النجم ١٠ ١١٥ آل عمران ١٤٤، المائدہ ٦٧،
الاحزاب ٢١، ٤٠، الفتح ٢٩، الحشر ۔ ١١٦ الانفال ٦٤، ٦٥، ٧٠، التوبہ ٧٣، الاحزاب ١،
٢٨، ٤٥، ٥٠، الممتحنہ ١٢، التحریم ١ ۔ ١١٧ الفتح ٢ ١١٨ القلم ٤، الاحزاب ٢١ ۔ ١١٩
یونس ٤٩، ١٥، الانعام ١٧، ٥٠، ٥٧، ٥٨، الاعراف ١٨٨، الرعد ٤٠، الزمر ٤١ ١٢٠ آل عمران
٧٩ ۔ ١٢١ الانبیاء ٢٥، الانعام ١٠٢، یونس ٣، النجم ٦٢، النساء ٣٦

دوسرے انبیاء کرام کی طرح آپؐ مکلف تھے اور قیامت کے روز اپنے اعمال کے لئے جوابدہ ہوں گے[122]

آئینی اور قانونی حیثیت

تمام انسانوں کے لئے آپؐ واجب الاطاعت رہنما ہیں[123] آپؐ کا دیا ہوا فیصلہ اللہ کا فیصلہ ہے جس کی خلاف ورزی قابل مؤاخذہ جرم ہے[124] آپؐ کی اطاعت میں لوگوں کے لئے امتحان اور آزمائش ہے[125] ۔ آپؐ کی نافرمانی کا ارتکاب کرنے والا قیامت کے دن کفِ افسوس ملے گا[126] آپؐ میرے مستند شارح اور شارع ہیں[127] ۔ قانون سازی میں آپؐ کی سنت میری طرح مأخذِ قانون ہے[128] ۔ آپؐ کا فیصلہ قیامت تک بدلا نہیں جا سکتا[129] ۔ آپؐ کے حکم سے سرتابی کرنا کفر اور منافقت کی علامت ہے[130] ۔ آپؐ کی پیروی ایمان کا اصلی معیار[131] ہے[132] ۔

اخلاق وعادات

آپؐ کے اخلاق وخصائل نہایت ہی اعلیٰ تھے۔ آپؐ صادق اور امین تھے[133] ۔ بے خوف[134] ، صاحبِ عزم[135] ، ہر حال میں اللہ پر بھروسہ کرنے والے[136] تھے ۔ بلند حوصلہ اور عالی ظرف[137] تھے ۔ اپنے بدترین دشمنوں کے لئے بھی دعائے خیر کہنے والے[138] تھے ۔ نہایت

---

[122] البقرہ ۱۴۵، النساء ۴۸، المائدہ ۶۷، ۱۱۶ تا ۱۱۸، الاعراف ۶ ۔ [123] النساء ۶۴، ۶۵
[124] الاحزاب ۳۶ ۔ [125] البقرہ ۱۴۳ ۔ [126] الفرقان ۲۷ ۔ [127] النحل ۴۴، ۶۴، آل عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲، البقرہ ۱۵۱ ۔ [128] النساء ۶۵، ۱۰۵، النحل ۴۴، ۶۴، الاحزاب ۲۱، ۳۱ ۔
[129] الاحزاب ۴۰، الحشر، الاعراف ۱۵۷ ۔ [130] النساء ۶۱ ۔ [131] النساء ۶۵ [132] القلم ۴ ۔ [133] الاحزاب ۲۲، یٰسٓ ۵۲، آلِ عمران ۱۶۱ ۔ [134] التوبہ ۴۰ [135] الاحقاف ۱۵
[136] آلِ عمران ۱۵۹، النساء ۸۱، الفرقان ۵۸، التوبہ ۱۲۹، الاحزاب ۳، ۴۸ ۔ [137] الاحقاف ۳۵، الاعراف ۱۹۹، المائدہ ۱۳، الحجر ۸۵، الزخرف ۸۹ [138] التوبہ ۸۰، المنافقون ۶

نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے ۔ تنک مزاج اور سنگ دل نہیں تھے[139] ۔ لوگوں تک ہدایت الٰہی پہنچانے کی شدید تڑپ رکھتے تھے اور دعوتِ حق کے منکروں کی گمراہانہ روش اور سرکشی پر کڑھتے تھے[140] ۔ آپؐ نہایت عابد و زاہد تھے ۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اللہ کی یاد اور اس کی عبادت میں مشغول رہتے[141] ۔ آپؐ سادگی پسند تھے اور تکلف نہیں برتتے تھے[142] ۔ غریب اور نادار لوگوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے اور ان کی دلجوئی فرماتے تھے[143] ۔ اپنی اُمت کے افراد سے حد درجہ محبت کرنے والے، ہر حال میں ان کی بھلائی چاہنے والے، ان کے نقصان سمجھنے والے اور اُن کا غم کھانے والے تھے ۔ آپؐ حد درجہ مشفق اور ہمدرد تھے[144] ۔ غرضیکہ اخلاق وعادات کے معاملے میں آپؐ کی شخصیت میری تعلیمات کا اعلیٰ ترین عملی نمونہ تھی[145] ۔ آپؐ نوعِ انسانی کے لئے بہترین اخلاق کا بلند ترین معیار ہیں[146] ۔

فضائل

آپؐ کامل ترین اور بے مثال انسان تھے[147] ۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا[148] ۔ آپؐ خلقِ عظیم کے مالک تھے[149] ۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہمیشہ کے لئے شہرۂ آفاق بنا دیا[150] ۔ آپ کو کوثر (خیرِ کثیر) عطا کیا گیا[151] ۔ آپؐ اُمی تھے[152] ۔ مگر آپؐ کو اللہ نے کتاب وحکمت اور وسیع علم سے[153] نوازا ۔ آپؐ پر اللہ کا خاص فضل وکرم تھا[154] ۔ آپؐ سے دینِ اسلام کی تکمیل ہوئی[155] ۔ آپؐ ہدایت کے سورج اور چاند ہیں[156] ۔ تمام انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ نے یہ عہد لیا تھا کہ اگر اُن کے زمانے میں آپؐ تشریف لے آئیں تو وہ آپؐ پر ایمان لائیں اور آپ

---

[139] آلِ عمران ۱۵۹ ۔ [140] الکہف ۶، الشعراء ۳، النحل ۷۰، الانعام ۳۳، [141] ہود ۱۲۳، الشعراء ۲۱۷ تا ۲۱۹، المزمل ۲۰ ۔ [142] صٓ ۸۶ ۔ [143] الانعام ۵۲، الشعراء ۲۱۵ [144] التوبہ ۱۲۸ ۔ [145] القلم ۴، الاحزاب ۲۱ [146] الاحزاب ۲۱، القلم ۴ [147] الاحزاب ۲۱ القلم ۴ ۔ [148] الانبیاء ۱۰۷ ۔ [149] القلم ۴ ۔ [150] انشراح ۴ ۔ [151] الکوثر ۱ ۔ [152] الاعراف ۱۵۷، ۱۵۸، الجمعہ ۲ [153] النساء ۱۱۳ [154] النساء ۱۱۳ [155] المائدہ ۳ [156] الاحزاب ۴۶

کی تائید وحمایت کریں[157] - دوسرے انبیاء کرام کی طرح آپؐ نے کارِ نبوت کے لئے کسی سے کوئی معاوضہ طلب[158] نہ کیا - مؤمنین کے لئے آپؐ کی بعثت اللہ کا عظیم احسان[159] ہے - آپ نہایت درجہ ذہین اور سمجھ دار[160] تھے - آپؐ پر اللہ تعالےٰ اپنی خاص رحمت بھیجتا ہے، اُس کے فرشتے آپؐ پر درود بھیجتے ہیں اور سب مسلمانوں کو بھی اُس نے یہ حکم دیا ہے کہ وہ بھی آپؐ پر درود وسلام بھیجا کریں[161]۔ آپؐ سے بیعت اللہ سے بیعت تھی - آپؐ کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کا نمائندہ[162] تھا۔ آپؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت[163] ہے - آپؐ کی پیروی محبتِ الٰہی کا اصل معیار[164] ہے - آپؐ کا طریقِ زندگی تمام انسانوں کے لئے اُسوۂ حسنہ[165] ہے -

زلّات

حضورؐ سے چند لغزشیں بھی ہوئیں، جن کو اللہ تعالےٰ نے فوراً معاف کر دیا[166]

آداب

آپؐ کے چند مخصوص آداب ہیں جن کو ملحوظ رکھنا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے[167]

۱ - آپؐ کی تعظیم اور احترام کرنا[168]۔
۲ - آپؐ کی کامل اور غیر مشروط اطاعت کرنا[167]۔
۳ - آپؐ کو اپنی جان، مال، اپنے بیوی بچوں، اپنے رشتہ داروں اور دُنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب رکھنا[169]
۴ - آپؐ کی ازواجِ مطہرات کو اپنی مائیں سمجھنا[170]

---

157 آلِ عمران ۸۱ - 158 الانعام ۹۰، یوسف ۱۰۴، الفرقان ۵۷، سبا ۴۷، صٓ ۸۶ 159 آلِ عمران ۱۶۴ 160 البقرہ ۲۷۳ 161 الاحزاب ۵۶ 162 الفتح ۱۰، الانفال ۱۷ 163 النساء ۸۰ 164 آلِ عمران ۳۱ 165 الاحزاب ۲۱ 166 التوبہ، الانفال ۶۷، التحریم، الاحزاب ۳۷، عبس ۱ تا ۱۰ - 167 آلِ عمران ۱۳۲، الانفال ۲۰، محمد ۳۳، الاعراف ۱۵۷، الحشر ۷ - 168 الفتح ۹، الاعراف ۱۵۷ 169 الاحزاب ۶، التوبہ ۹ 170 الاحزاب ۶ -

۵ - آپؐ کا نام آتے تو آپؐ پر درود و سلام بھیجنا[171]
۶ - آپؐ کی مجلس میں مسلمانوں کو نرمی سے بات کرنے کی اجازت تھی مگر زور شور سے بولنا ممنوع تھا۔ کیونکہ اس سے اُن کے تمام اعمال ضائع ہونے کا اندیشہ تھا[172]
۷ - آپؐ کو تکلیف اور اذیت دینا ناجائز تھا[173]
۸ - آپؐ سے بے مقصد سوالات پوچھنا منع تھا[174]
۹ - آپؐ کے گھر میں داخلے اور دعوتِ طعام وغیرہ کے خاص آداب تھے جن کی پابندی ضروری تھی[175]
۱۰ - آپؐ کو گھر سے بُلانے کے لئے چلّا کر آواز دینا ناجائز تھا[176]
۱۱ - آپؐ کی مجلس میں اگر کوئی اجتماعی معاملہ زیرِ غور ہوتا تو آپؐ سے اجازت لئے بغیر اُٹھ کر جانا جائز نہ تھا۔[177]

عالمگیریت آپ کا پیغمبرانہ کام کسی خاص نسل یا قوم یا زمانے تک کے لئے محدود نہیں ہے بلکہ پوری نوعِ انسانی کے ہر دَور کے لئے آپؐ کی نبوّت اور ہدایت[178] عام ہے اس لئے آپؐ کی بعثت سے لے کر قیامت تک ہر شخص کے لئے آپؐ کی اطاعت کرنا فرض اور لازمی ہے[179] آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا[180] ہے۔ ہدایت کے باب میں آپ بمنزلہ آفتاب و ماہتاب ہیں جنکی روشنی پورے عالم کے لئے ہے[181]۔ پوری نوعِ انسانی آپؐ کی مخاطب[182] ہے۔ آپؐ پر ایمان لانا شرطِ نجات ہے[183]۔ آپؐ کا اُسوۂ حسنہ پوری انسانیت کے لئے مثالی نمونہ ہے[184]۔ ✡✡✡✡

---

[171] الاحزاب ۵۶۔ [172] الحجرات ۲، ۳ [173] الاحزاب ۵۷، التوبہ ۶۱ [174] البقرہ ۱۰۸ [175] الاحزاب ۵۳ ۔ [176] الحجرات ۴، ۵ [177] النور ۶۲ [178] الاعراف ۱۵۸، سبا ۲۸، الانعام ۱۹، الاحزاب ۴۰، التکویر ۲۷، ۲۸ [179] آلِ عمران ۱۳۲، الانفال ۲۰، الاحزاب ۷۱، الاعراف ۱۵۷، الحشر ۷ - [180] الانبیاء ۱۰۷ [181] الاحزاب ۴۶ [182] یوسف ۱۰۴، الفرقان ۱، الاعراف ۱۵۸، الحجر ۹ - التکویر ۲۷ - [184] الاحزاب ۲۱ -